www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
رعی	رَعٰی چرانا حفاظت کرنا۔ لحاظ رکھنا
	مَرْعٰی چارہ
رغب	رَغَبَ چاہنا۔ رغبت کرنا۔
	بے رغبتی کرنا
رغد	رَغَدًا وافر۔ بہت
رغم	مُرَاغَم جگہ
رفت	رُفَات بوسیدہ۔ چورا چورا
رفث	رَفَثَ مجامعت کرنا
رفد	رَفَدَ دینا۔ مدد دینا
رفرف	(رَفْرَف قالین ص ۲/۴)
رفع	رَفَعَ بلند کرنا
رفق	رَفِیْق دوست (مرفق کہنی ص ۲/۴)
	رَفَقَ۔ اِرْتَفَقَ آرام کرنا ٹیک لگانا
رقب	رَقَبَۃ گردن۔ لونڈی۔ غلام
	(ص ۵/۴) رَقِیْب نگہبان
	رَقَبَ لحاظ کرنا
	تَرَقَّبَ۔ اِرْتَقَبَ انتظار کرنا
رقد	رَقَدَ سونا مَرْقَد خوابگاہ۔ قبر
رق	رَقّ کاغذ
رقم	رَقَمَ لکھنا
رقی	رَقِیَ چڑھنا (جھاڑ پھونک کرنا ص ۵/۲)
	(تَرَاقِی ہنسلی کی ہڈی ص ۲/۴)
	(اِرْتَقٰی درجہ بدرجہ چڑھتے جانا ۳۸/۱۱)
رکب	رَکْب اونٹ۔ اونٹوں کی جماعت۔
	قافلہ ص ۵/۱) رِکَاب اونٹ
	رَکِبَ سوار ہونا رَکَّبَ ملانا
	تَرَاکَبَ تہ بہ تہ (ایکدوسرے کے اوپر ہونا)
رکد	رَکَدَ ٹھہرنا
رکز	رِکْز آواز

مادہ	الفاظ اور عنوان
رکس	اَرْکَسَ الٹ دینا
رکض	رَکَضَ دوڑنا
رکع	(رکع جھکنا ص ۱/۱۲)
رکم	رکام۔ مرکوم تہ بہ تہ۔
	وافر۔ بہت
رکن	رَکَنَ جھکنا رُکْن طاقت
رمح	(رُمْح (ج رِمَاح نیزہ (ص ۲/۴)
رمد	رَمَاد راکھ ص ۲/۴)
رمز	رَمَزَ اشارہ کرنا
رمض	رَمَضَان نواں ماہ قمری۔
	ماہِ صیام ۲/۸۵)
رمم	رَمِیْم بوسیدہ
رمن	(رُمَّان انار ص ۲/۴)
رمی	رَمٰی پھینکنا
روح	رُوْح فرشتہ (روح ص ۲/۴)
	رَوْح۔ ریح ہوا۔ رواح شام
	پچھلا پہر (اَرَاحَ پچھلے پہر یا شام
	کو کوئی کام کرنا ۱۶/۶)
رود	رُوَیْد آہستہ آہستہ
	اراد ارادہ کرنا۔ چاہنا
	رَاوَدَ پھسلانا
روض	رَوْضَۃ باغ
روع	رَاعَ ڈرنا
روغ	رَاغَ دھوکہ دینا
روم	رُوْم (ص ۱/۲)
رھب	رَھَبَ ڈرنا (رھبان درویش ۵/۸۲)
	اَرْھَبَ اِسْتَرْھَبَ ڈرانا
رھط	رَھْط جماعت۔ سردار۔ قبیلہ یا خاندان
رھق	رَھَقَ چڑھنا۔ ڈھانکنا

مادہ	الفاظ اور عنوان
	اَرْھَقَ زبردستی کرنا
رھن	رَھَنَ گروی رکھنا
رھو	رَھَا تھمنا۔ ٹھہرنا
ریب	رَیْب شک و شبہ۔ رَیْبَ الْمَنُوْن
	(زمانہ اور اس کی سختیاں گردشِ ایام
	اَرَابَ شک میں ڈالنا ۴۱/۲۵)
	اِرْتَابَ شک میں پڑنا ۲۹/۴۸)
ریش	رِیْش زینت۔ سامان
ریع	رِیْع ٹیلہ۔ زمین اور اس کی اقسام
رین	(رَانَ زنگ لگنا ۸۳/۱۲)

ز

مادہ	الفاظ اور عنوان
زبد	(زَبَد جھاگ ۱۳/۱۴)
زبر	زُبَر ٹکڑا۔ تختہ۔ کتاب زبور (ص ۱/۴)
زبن	زَبَانِیَۃ دوزخ کا فرشتہ
زجج	زُجَاج شیشہ
زجر	زَجَرَ۔ اِزْدَجَرَ جھڑکنا
زجو	اَزْجٰی چلانا مُزْجٰۃ ردی
زحزح	زَحْزَحَ ہٹانا
زحف	زَحْف جنگ
زخرف	زُخْرُف زینت۔ مزین کرنا
زرب	(زَرَابِی غالیچے (ص ۲/۴)
زرع	زَرْع کھیتی زُرَّاع کسان
	زَرَعَ کھیتی باڑی کرنا
زرق	(زُرْق نیلا ص ۲/۶)
زری	اِزْدَرٰی ذلیل سمجھنا
زعم	زَعِیْم ضامن زَعَمَ گمان کرنا
زفر	زَفِیْر آواز
	زَفَّ دوڑنا
زقم	زَقُّوْم درخت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَّعۡبُدَ الۡاَصۡنَامَ (۳۵/۱۴) بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ۔

۵۔ مَازَ (میز) کسی چیز کو دوسری سے کسی فوقیت اور ترجیح کی بنا پر الگ کرنا اور ماز الشئ بمعنی چیز کو دوسری چیزوں پر ترجیح دینا۔ فوقیت دینا (منجد) قرآن کریم میں ہے:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ (۱۷۹/۳) (لوگو!) جب تک خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دیگا مومنوں کو اس حال میں جس میں تم ہو ہرگز نہیں رہنے دے گا۔

۶۔ زَيَّلَ: بمعنی کسی چیز کو اس کے اصل مقام سے زائل کرنا (مف) زال عن مکانہ جگہ سے ہٹانا اور زیّل بمعنی کسی کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسروں سے الگ کر دینا یا متفرق کرنا (منجد) ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَآؤُكُمۡ فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ (۲۸/۱۰) اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو پھر ہم ان میں جدائی ڈال دیں گے۔

ماحصل:

(۱) فرق۔ کسی چیز کو پھاڑ کر الگ الگ کر دینا۔

(۲) فتق۔ کسی چیز کو پھاڑ کر کھول دینا۔ یا دو متصل چیزوں کو منفصل کرنا

(۳) عزل۔ کسی کو اس کے کام سے الگ کرنا

(۴) جنّب: کسی کو الگ کر کے کسی مصیبت سے دور رکھنا

(۵) مَازَ: کسی چیز کو دوسری سے فوقیت اور ترجیح کی بنا پر الگ کرنا۔

(۶) زیّل: کسی کو ایک جگہ سے سرکا کر یا ہٹا کر دوسروں سے الگ کر دینا۔

۳۴۔ الگ ہونا (جدا ہونا علیحدہ ہونا)

کے لیے فرق سے تفرّق، عزل سے اعتزل، جنّب سے تجنّب، مَازَ سے امتاز اور زیّل سے تزیّل کے الفاظ قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔ ان پر لغوی بحث ہو چکی۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے:

۱۔ تفرّق: تجمّع کی ضد ہے۔ یعنی الگ الگ اور متفرق ہو جانا۔ پھٹ کر علیحدہ علیحدہ ہو جانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا (۱۰۳/۳) اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔

۲۔ اعتزل: کسی چیز سے کنارہ کش ہو جانا خواہ کسی کام سے یا عقیدہ سے۔ یعنی خواہ یہ کنارہ کشی ظاہری ہو یا معنوی سب صورتوں میں اعتزل استعمال ہوتا ہے۔ اب ان کی مثالیں دیکھیے:

(۱) اعتقادات سے یعنی معنوی کنارہ کشی کے لیے:

وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ (۲۱/۴۴) اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

(۲) کسی کام سے یعنی ظاہری کنارہ کشی کے لیے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) بمعنی کھڑا ہونا (قَعَدَ لغت ذوی الاضداد سے ہے) قعود کے معنی بیٹھتے ہوئے بھی اور کھڑے ہوئے بھی۔ اسی طرح مَقْعَد بمعنی بیٹھک بھی اور مقام بھی (م۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۙ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (۵۴/۵۵)	جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے (یعنی) پاک مقام میں (سچی بیٹھک میں) (عثمانی) ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔

(۴) پھر جس طرح قَعَدَ بیٹھ رہنے یا کام نہ کرنے کے معنوں میں آتا ہے کسی کام کے لیے تیار ہو بیٹھنے کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ جیسے قَعَدَ لِلْحَرْبِ بمعنی لڑائی کے لیے تیار ہو بیٹھا (م۔ق)

ارشادِ باری ہے:

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ (۹/۶)	مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو۔ انہیں پکڑ لو اور گھیر لو۔ اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو۔

اور قَعِيْدَہ اس عورت کو کہتے ہیں جو گھر کی نگہبان اور محافظ ہو اور گھر میں ہی رہے (ج قواعد)

ارشادِ باری ہے:

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا (۲۴/۶۰)	اور گھر میں بیٹھ رہنے والی عورتیں جنہیں نکاح کی امید نہ رہی ہو۔

۳۔ جَثَا يَجْثُوْا جُثُوًّا اور جَثٰى يَجْثِيْ جِثِيًّا دونوں طرح آتا ہے بمعنی زانو کے بل بیٹھنا (مف) دوزانو ہو کر بیٹھنا۔ قرآن میں ہے:

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً (۴۵/۲۸)	اور تم ہر فرقے کو گھٹنوں کے بل بیٹھا دیکھو گے۔

ماحصل (۱) جَلَسَ: لیٹنے، کھڑا ہونے یا چلنے کے بعد غرضیکہ کسی بھی حرکت کے بعد بیٹھ جانا۔

(۲) قَعَدَ: بہت وسیع مفہوم میں مستعمل ہے (لغت اضداد سے ہے) بمعنی بیٹھنا۔ بیٹھ رہنا۔ ہو بیٹھنا وغیرہ۔ کام چھوڑ دینا۔ تیار ہونا۔

(۳) جَثَمَ: زانو کے بل بیٹھنا۔

۶۸۔ بیمار

کے لیے مَرِيْض، سَقِيْم اور حَرَض کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ سَقِيْم: سقم۔ بیماری، روگ اور غیر درست کلام کو بھی کہتے ہیں (منجد) سقم کا لفظ جسمانی عوارض سے مخصوص ہے (مف) اور صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک بیماری کا پہلا درجہ علالت ہے۔ جبکہ مریض کی طبیعت معمولی خراب ہو تو اسے علیل کہتے ہیں۔ مزید بگڑنے پر اسے سقیم کہیں گے اور جب زیادہ بیمار ہو جائے تو وہ مریض ہوتا ہے (فل ۱۲۳) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) اَفْتُوْنِیْ: کسی مشکل اور پیچیدہ مسئلہ کا حل پیش کرنا جس میں خواب کی تعبیر بھی شامل ہے۔

۱۵۔۔۔۔تعریف کرنا

کے لیے حَمْدٌ اور شُکْرٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حَمْد: کسی کے اوصافِ حمیدہ اور فضائل بیان کرنا۔ بشرطیکہ وہ افعال اختیاری ہوں۔ مثلاً کوئی شخص سخاوت کرتا ہے تو اس کا یہ فعل اختیاری ہے۔ اس پر جو تعریف کی جائے گی وُہ حَمْد ہو گی۔ اور اگر اضطراری ہوں۔ مثلاً کوئی شخص دراز قامت یا خوش شکل یا عالی نسب ہے تو اس میں اس کا اپنا کچھ عمل دخل نہیں ہے۔ تو ان اوصاف پر اگر اسکی تعریف کی جائے تو یہ مدح کہلائے گی۔ اور اس کی ضد ذمٌ ہے۔ یعنی ایسے عیوب کا بیان جو کسی شخص میں موجود ہوں۔ خواہ وُہ اختیاری ہو یا اضطراری۔ گویا حمد کا لفظ مدح سے خاص ہے۔ مدح ہر اختیاری اور اضطراری خوبی پر ہو سکتی ہے لیکن حمد کا اطلاق افعال اختیاری پر ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے۔

وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا۔ (۳/۱۸۸) اور وُہ چاہتے ہیں کہ جو (پسندیدہ) کام انہوں نے نہیں کیے ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔

اور اللہ کے لیے مدح کا لفظ ناموزوں ہے۔ کیونکہ اللہ کے سب افعال پسندیدہ بھی ہیں اور اختیاری بھی۔ اسی لیے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱/۱) سب طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے۔ جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔

اور مدح کا لفظ قرآن کریم میں کہیں نہیں آیا۔

۲۔ شُکر: کسی کے احسانات و انعامات کے تصوّر اور اظہار کو کہتے ہیں (مف) اور اس کی ضد کُفر ہے۔ یعنی کسی کے احسان کو بھلا دینا یا نعمت کو چھپانا اور ظاہر نہ ہونے دینا۔ احسان ناشناسی یا کفرانِ نعمت۔ گویا شُکر، حَمْد سے بھی خاص ہے۔ اگر ہم کہیں کہ خدا تعالیٰ نے کائنات کا نظام کس خوبی سے چلایا ہے تو یہ حَمْد ہے اور اگر ہم کہیں کہ خدا ہی ہمیں کھلاتا پلاتا ہے تو یہ شُکر ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ (۱۴/۷) اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو کہ) میرا عذاب (بھی) سخت ہے!

ماحصل: مدح، ہر طرح کی صفت کی خوبی بیان کرنے کیلیے حمد اختیاری اوصاف کیلیے اور شکر انعامات واحسانات کیلیے آتا ہے۔

۱۶۔۔۔۔تعظیم کرنا

کے لیے عَظَّمَ اور وَقَّرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درندوں کا گوشت بھی حرام۔ اور سود بھی حرام اور مشرک پر جنت بھی حرام۔ اس کی ضد حلال ہے۔ یعنی وُہ چیزیں جن کے استعمال کی عام اجازت ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ (۲/۲۷۵) — اللہ تعالیٰ نے بیع (خرید و فروخت) کو حلال قرار دیا اور سود کو حرام۔

۵۔ سُحت: سُحت کا لفظ کمائی اور مال سے مختص ہے۔ اور اس کا معنیٰ ایسا رزق جو باعثِ ننگ و عار ہو۔ جیسے خنزیر یا کتے کی قیمت وغیرہ (فل ۱۲) ناجائز طریقوں سے کمائی ہوئی دولت۔ حرام کی کمائی، رشوت وغیرہ۔ قرآن میں ہے:

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔ (۵/۴۲) — یہ یہود (جھوٹی باتیں بنانے کے لیے) جاسوسی کرنیوالے اور (رشوت کا) حرام مال کھانے والے ہیں۔

۸۔ حصّہ

کے لیے جُزْء، زُلَف، حَظّ، خَلَاق، نَصِيْب، كِفْل اور بَعْض کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جزء: کسی چیز کا حصّہ یا ٹکڑا (جمع اجزاء) بمعنی کسی چیز کے وُہ حصّے یا ٹکڑے جن سے مل کر وُہ چیز مکمل ہوتی یا ترکیب پاتی ہے (مف) قرآن میں ہے:

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا (۲/۲۶۰) — پھر ہر ایک پہاڑ پر ان میں سے ایک حصّہ رکھ دے۔

۲۔ زُلَف: رات کا ابتدائی حصّہ یا پہلی گھڑیاں (ف۔ل ۲۴) زُلَف کے بنیادی معنی مرتبہ اور قرب کے ہیں رات کے ابتدائی حصّہ کو زلف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وُہ ساری رات کا نزدیکی اور قریب کا حصّہ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (۱۱/۱۱۴) — دن کے دونوں سروں (صبح و شام) اور رات کی پہلی ساعات میں نماز قائم کیا کرو۔

۳۔ حَظّ: بمعنی خیر و فضل کا حصہ (م۔ا) (فق ل ۱۳۵) اور بمعنی مالداری یا خوش قسمتی۔ سعادت (منجد) قرآن میں یہ لفظ ترکہ کے مقرّرہ حصوں کے لیے آیا ہے جو خیر و فضل اور مالداری سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اور خوش قسمتی اور سعادت سے بھی۔ ارشادِ باری ہے:

فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ (۴/۱۷۶) — مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصّہ ہوگا۔

۴۔ خَلَاق: ہر طرح کی بھلائی کا معینہ حصّہ (م۔ل) بھلائی کا بڑا حصّہ (منجد) (مف) (فق ل ۱۲۶) یعنی وُہ فضیلت جو انسان اپنے اخلاق سے حاصل کرتا ہے۔ اس حصّہ کا تعلق انسان کے اعمال سے ہوتا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا — پھر ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نُوْر کا لفظ کبھی مُنَوِّر کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے بعض علماء درج ذیل آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۲۴/۳۵) — اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو منوّر کرنے والا یا روشن کرنے والا ہے۔

اور ہمارے خیال میں نُوْر کا ترجمہ نُوْر ہی بہتر ہے کیونکہ اس میں ہر قسم کا نور شامل ہے۔ اور یہ مُنَوِّر سے ابلغ ہے۔

۲۔ ضِیَاءٌ: (ضوء) اور نُوْر اور نَار کا مادہ ایک ہی ہے۔ یعنی ن و ر۔ نور وُہ روشنی ہے،
۳۔ نَار: جس میں روشنی اور چمک تو ہو مگر حرارت، تپش اور رنگ میں سُرخی نہ ہو۔ اگر روشنی بھی ہو اور ساتھ حرارت، تپش اور سُرخی بھی ہو تو وُہ ضِیَاء ہے۔ اور اگر روشنی کا عنصر نسبتاً بہت کم اور حرارت اور تپش اور سُرخی کا عنصر بہت زیادہ ہو تو وُہ نار ہے۔ اور اَلنَّار کا لفظ بسا اوقات نارِ جہنّم کے لیے آتا ہے، جیسے فرمایا:

اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ (۳۸/۵۹) — بلاشک وُہ لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

ضِیَاء نور سے اخصّ ہے اور نور اعمّ۔ بالفاظِ دیگر ضیاء بھی نور ہی کی ایک قسم ہے جس میں حرارت اور تپش اور سُرخی شامل ہوتی ہے۔ اور صاحب فروق اللغویہ کے الفاظ میں ضیاء وُہ روشنی ہے جس کے اجزاء ہوا میں نفوذ کر کے اسے سفید بنا دیتے ہیں اور اس کا اطلاق دن کے وقت سورج کی روشنی پر ہوتا ہے (فق ل ۲۵۶) ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا (۱۰/۵) — وہی اللہ ہی تو ہے جس نے سُورج کو ضیاء اور چاند کو نور بنایا۔

سورج کے علاوہ آگ اور چراغ کی روشنی کے لیے بھی ضیاء کا لفظ ہی استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ (۲/۱۷) — اس شخص کی مثال ایسے شخص کی ہے جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی۔ پھر جب آگ نے اردگرد کی چیزیں روشن کر دیں تو اللہ نے ان لوگوں کا نور زائل کر دیا۔

اور چاند اور ستاروں کی روشنی کے لیے نور کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ اُوپر آیت گزر چکی۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو سِرَاجًا مُّنِيْرًا (۳۳/۴۶) فرمایا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ میں حرارت اور حدّت کا عنصر نہیں تھا۔

۴۔ جَلِّیْ: (جلو) جلا بمعنی ظاہر ہونا، نمایاں ہونا۔ آشکار ہونا اور کسی چیز کو نمایاں و آشکار کرنا۔ خطِ جلی مشہور لفظ ہے جس کے یہی معنی ہیں۔ جیسے عموماً "موٹے قلم" سے لکھے ہوئے کو کہہ دیتے ہیں۔ اور جَلّٰی بمعنی روشن اور منوّر چیز کا نمایاں طور پر ظہور پذیر ہونا اور روشن کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ (۵/۱) اے ایمان والو! اپنے اقرار پورے کرو۔

عقد بھی بسا اوقات قسموں سے مضبوط تر بنایا جاتا ہے۔ کبھی تکرار اقرار سے اور کبھی تحریر سے۔ ارشادِ باری ہے۔

وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ (۴/۳۳) اور جن لوگوں سے تم عہد کر چکے ہو اُن کو بھی اُن کا حصہ دو۔

ماحصل: (۱) وَعَدَ: جب کسی کو کوئی امید لگائی جائے تو اسے وعدہ کہتے ہیں۔ اور اگر یہ وعدہ کسی بُرے انجام سے تعلق رکھتا ہو تو وعید ہے۔ وعدہ کے وقت یا جگہ کو میعاد کہتے ہیں۔ یہ عموماً یکطرفہ ہوتا ہے۔

(۲) عَهْد: ایسا اقرار جس کی حفاظت بھی کی جائے اسے پُورا کرنے کا ہر وقت خیال رکھا جائے۔ یہ دو طرفہ بھی ہو سکتا ہے اور مشروط بھی۔

(۳) ذِمَّة: عہد سے اخص ہے۔ پناہ دینے کا عہد۔

(۴) إِصْر: ایسا عہد جو پابندی کی وجہ سے بوجھل یا گرانبار ہو۔ خواہ یہ رسم و رواج کا ہو یا شریعت کا۔

(۵) مِيثَاق: عہد کو جب تحریر یا تکرار سے مضبوط تر بنا دیا جائے تو یہ میثاق ہے۔

(۶) عَقْد: میثاق سے زیادہ مضبوط ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جو بعض دفعہ قسموں سے بھی مؤکد بنایا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُجز: رِجز اور رُجز دراصل ایک ہی لفظ ہے (منجد) اور اس میں وہی فرق ہے جو حَمل اور حِمل یا وَقر اور وِقر میں ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے بوجھ) اور اس لفظ کا اطلاق ان تمام شیطانی وساوس پر ہوتا ہے جو دل میں موجود ہوں۔ خواہ یہ غیر اللہ کی عبادت سے متعلق ہوں یا بُرے خیالات سے ارشادِ باری ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (۷۴/۴-۵) — اور اپنے کپڑوں کو صاف رکھو اور ناپاکی سے دُور رہو۔

۳۔ رِجس: ایسی چیزوں کی نجاست جنھیں شریعت نے پلید (ناپاک) یا حرام قرار دیا ہو (منجد) پھر یہ مادی اور معنوی دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ (۶/۱۴۶) — بجز اس کے کہ مرا ہوا جانور یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ (۹/۱۲۵) — اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے اُن کے لیے گندگی پر گندگی کو زیادہ کیا۔

یہاں رِجس سے مراد کفر و شرک کی نجاست ہے۔ اور یہ رِجس کا معنوی استعمال ہے۔ (نیز دیکھیے "ناپاک")

ماحصل: (۱) تفث: بدن کا میل کچیل۔ (۲) رِجز: اضطراب پیدا کرنے شیطانی وساوس۔ (۳) رِجس: حرام اور گندی چیزوں کی نجاست۔

۱۷۔ گننا

کے لیے عَدّ، حَسِبَ اور اَحْصٰی (حصو۔ حصی) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ عَدّ: بمعنی گننا۔ گنتی کرنا۔ شمار کرنا۔ معروف لفظ ہے اور اس کا استعمال عام ہے۔ عدد بمعنی گنتی ہند قرآن میں ہے:

فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا (۱۸/۱۱) — تو ہم نے غار میں گنتی کے سال ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈالے رکھا۔

۲۔ حَسَبَ يَحْسُبُ حِسَابًا وَحُسْبَانًا بمعنی گنتی کرنا اور اس کا حساب رکھنا۔ گنتی میں نظم و ضبط رکھنا۔ (م ل) تاکہ حساب میں کچھ فرق نہ آئے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا (۶/۹۶) — اور اسی نے رات کو (باعثِ) آرام اور سورج اور چاند کو (ذرائع) شمار بنایا ہے۔

۳۔ اَحْصٰی: حَصٰی بمعنی کنکری اور حصی یحصی بمعنی کنکر مارنا۔ عرب لوگ عموماً حساب دان نہ ہونے کی وجہ سے کنکریوں پر شمار کرتے تھے۔ لہٰذا یہ لفظ شمار کرنے کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجابی میں دو بیلوں کو ساتھ ملا دینا۔ اور اِقْتَرَنَ میں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی بالکل قریب کر دیا (م۔ ق)
اور اِقْتَرَنَ میں ایک کے بعد فوراً دوسرا پھر تیسرا، پھر چوتھا۔ اس طرح تسلسل، پے درپے یا لگاتار
کا مفہوم بھی اسی نزدیکی کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

اَوْجَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ۔ (۴۳/۵۳) یا (یہ ہوتا) کہ فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے (جالندھری)
آتے اس کے ساتھ فرشتے پرا باندھ کر (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) کَادَ: کرنے کے قریب ہونا مگر نہ کرنا۔
(۲) قُرْب: ہر لحاظ سے جامع لفظ ہے۔ اس کا استعمال عام ہے۔
(۳) دَنٰی: فاصلہ کی نزدیکی کے لیے اور قدر و منزلت میں گراوٹ کے لیے۔
(۴) اَزِفَ: وقت کی تنگی کے اظہار کے لیے۔
(۵) زَلَفَ: قدر و منزلت کی نزدیکی کے لیے آتا ہے۔
(۶) قَابَ: فاصلہ میں انتہائی نزدیکی۔ جیسے کمان کے ایک کونہ سے قبضہ تک کا فاصلہ۔ قابَ قوسین محاورۃً استعمال ہوتا ہے
(۷) اِقْتَرَنَ: وقت یا فاصلہ میں اتنی نزدیکی گویا دو چیزیں ساتھ مل گئی ہیں۔

۱۵۔ نشان۔ نشانی

کے لیے اَثَر۔ علامت۔ آیت۔ مُبصِرۃ۔ شَرَط۔ نُصُب۔ سِیما۔ شعائر کے الفاظ آتے ہیں۔

۱۔ اَثَر (ج آثار) بمعنی کسی ایسی چیز کا حاصل ہونا جو اصل چیز کے وجود پر دلالت کرتی ہو (مف)
اور بمعنی کسی چیز کے باقی چھوڑے ہوئے نشانات جن سے وہ چیز یاد آ جاتے (م۔ ل) آثارِ قدیمہ
اور علم الآثار مشہور الفاظ ہیں۔ یعنی ایسی چیزوں کا علم جن سے ان بزرگوں کی یاد تازہ ہوتی ہو
جن سے یہ چیزیں متعلق تھیں۔ اور آثار کا لفظ بعض دفعہ نقش پا یا کسی گزرنے والے کے پاؤں
کے نشانات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے فرمایا:

فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا (۱۸/۶۴) تو وہ دونوں اپنے پاؤں کے نشان پہچانتے پہچانتے
واپس لوٹ گئے۔

۲۔ علامت (ج علامات) ہر ایسی نشانی جو خود تو واضح نہ ہو مگر اس سے کسی اور حقیقت کا علم
حاصل ہو (مف) مثلاً رات کے وقت ستاروں کو دیکھ کر وقت اور سمت معلوم کرنا یا دھوپ
اور سایہ سے وقت اور سمت کا اندازہ لگانا۔ یا مریض کی علامات سے مرض کی تشخیص کرنا۔ علامت
مطلوب چیز سے پہلے ہوتی ہے جیسے بادل بارش کی علامت ہے جبکہ اثر کا تعلق کسی چیز کے بعد
سے ہوتا ہے (فق ل ۵۵) قرآن میں ہے:

وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (۱۶/۱۶) اور (رستوں میں) نشانات بنا دیے اور لوگ ستاروں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بول کر اس سے مراد کل لے لیتے ہیں۔ اور لفظ راس کا اطلاق مویشیوں پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے اَرْبَعُوْنَ رَأْسًا مِنَ الْغَنَمِ بمعنی چالیس بکریاں۔ چونکہ سر بدن کا سب سے اوپر کا حصہ ہے لہٰذا ہر چیز کے بلند حصّے کو بھی رأس کہہ دیتے ہیں۔ جیسے راس الجبل بمعنی پہاڑ کی چوٹی۔ اس طرح معنوی لحاظ سے رأس القوم بمعنی قوم کا سردار۔ رئیس بمعنی سردار۔ حاکم ج رُءُوْسَاء۔ اور مرءوس بمعنی رعیت ماتحت۔ اور راس بمعنی کسی چیز کی اصل مقدار جیسے رَأْسُ الْمَالِ۔ ارشاد باری ہے:

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ۔ (۲/۲۷۹) اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تم کو اصل رقم لینے کا حق ہے۔

۲۔ شَعْر، بمعنی بال۔۔۔ دیکھیے "بال"

۳تا۵۔ جبہ۔ جبین۔ ناصیۃ۔۔۔ دیکھیے پیشانی۔

۶۔ وجہ بمعنی چہرہ، رخ۔۔۔ دیکھیے رضامندی۔

۷۔۸۔ بصر، عین۔۔۔ دیکھیے آنکھ۔

۹۔ اُذُن، بمعنی کان (ج اٰذان) اور اُذُنٌ اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر شخص کی بات کو مان لیتا اور باور کر لیتا ہو (منجد) یعنی کانوں کا کچا۔ اور یہ لفظ بطور واحد ہی استعمال ہو گا۔ جیسے هُوَ اُذُنٌ هُمَا اُذُنٌ، هُمْ اُذُنٌ (منجد) ارشاد باری ہے:

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ (۹/۶۱) اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو کانوں کا کچا ہے۔

۱۰۔۱۱۔ انف اور خرطوم کے لیے دیکھیے۔۔۔ ناک

۱۲۔ سِنّ: بمعنی دانت (ج سنان) اور بمعنی درانتی یا کنگھی وغیرہ کے دندانے۔ چوپایوں کے دانت پیدا ہونے کا عمر سے بڑا تعلق ہوتا ہے۔ اسی لیے مُسِنّ بوڑھے جانور کو کہتے ہیں۔ حَدِيْثُ السِّنّ بمعنی نئی عمر والا نوجوان۔ اور کبیر السّنّ بمعنی بڑی عمر کا یا بوڑھا (منجد) ارشاد باری ہے:

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ (۵/۴۵) اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت (بدلہ ہے)

۱۳۔ خَدّ: بمعنی رُخسار۔ گال (ج خدود) ارشاد باری ہے:

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۳۱/۱۸) اور (از راہِ غرور) لوگوں سے اپنے گال نہ پھلا اور نہ زمین میں اکڑ کر چل۔

۱۴۔ فَم یا فُوْہ معنی منہ۔ یہ اصل وضع کے لحاظ سے فَوْہ ہے۔ اس کا تثنیہ فَمَان اور ج افمام اور (باعتبار اصل کے) اس کی جمع افواہ ہے۔ اور نسبت کرتے ہوئے فَمَوِيٌّ اور فَمِيٌّ استعمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ